بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقید جماعت مولانا محمد عباس اختر رحمة الله علیه

ابو محمد عبدالوہاب خان

سنا تو نہیں سکتا اختر ! زبانی
میں لکھ کر ہی دم لوں گا آخر کہانی

مرے دل میں یادوں کا چشمہ ہے جاری
زباں میں نہیں ہے بیاں کی روانی

قلیل ہی تجھے بھول جائیں گے کل تک
کثیر تو تری یاد میں کھویا ہے جانی

جو سینچی ہے اختر نے کھیتی لہو سے
سدا دے تناور شجر کو تو پانی

سعادت یہ تیری ستاتی رہے گی
شکستہ دلوں سے تھی قربت بڑھانی

قیادت ، بصیرت ، خطابت کے جوہر
جبھی تھا وہ سنت کے مرکز کا بانی

الٰہی ترے بندے کی لغزشوں کو
دھلا کر بسا دے مقامِ جنانی

ملے ان کی خدمت کو شرفِ قبولی
عطا کر بدل اس جماعت کو ثانی

سخاوت ہو تعلیم یا اولادِ صالح
بقایا ہو اعمالِ صالح زمانی

الٰہی تری رحمتوں کی دعا ہے
کہ ہم کو بھی اک دن تو ہونا ہے فانی

عطا کر تری شفقتوں کے خزانے
تو حاصل ہو جنت ، مقام جاودانی

یہی فائدہ ہے مری شاعری کا
سدا کرتے رہنا دعا کامرانی

فہمائش: مولانا محمد کثیر